

حُصُوْد : (ح پر زبر، سین پر پیش) بہت حسد کرنے والا۔ زیرِ غور شعر میں یہی لفظ استعمال ہوا ہے۔

حُصُوْد : (ح پر پیش، سین پر پیش) اول مصدر بمعنی حسد کرنا، دوم حاسد کی جمع شرح : عمریں گزر گئیں، قیس کے سوا کسی دوسرے آدمی نے جنونِ عشق میں نمایاں حیثیت حاصل نہ کی اور اس کی طرح صحرا گردی میں عمر نہ گزاری۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحرا بھی وسعت کے باوجود بہت حسد کرنے والے شخص کی آنکھ کی طرح تنگ تھا۔

چشمِ حاسد کی تنگی اس لیے مشہور ہوئی کہ وہ اپنے سوا ہر شخص کی نعمت کا زوال چاہتا ہے، کسی کو پھولتا پھلتا دیکھنا اسے گوارا نہیں ہوتا۔ شاعر کہتا ہے کہ صحرا دیکھنے میں کتنا ہی وسیع اور کشادہ کیوں نہ ہو، لیکن جب ہم یہ حقیقت پیش نظر رکھتے ہیں کہ قیس کے سوا کوئی اور فرد جنونِ عشق کی سرگشتگی میں صحرا کے اندر نہ پہنچ سکا تو معلوم ہوا کہ صحرا چشمِ حاسد کی طرح تنگ ہے۔ یعنی وہاں کسی دوسرے کو قدم رکھنے کے لیے جگہ نہ مل سکی۔

۲۔ لغات۔ آشفنگی : پریشانی۔

سُوید : دل کا سیاہ نقطہ۔ اَسُوْد کی تائید ہے۔ شاعر نے پریشانی اور آشفنگی کو دھوئیں سے، دل کے سیاہ نقطے کو داغ سے تشبیہ دی ہے۔

شرح : عشق کی پریشانی کے باعث دل سے آہ و فغاں کا دھواں اٹھتا رہتا تھا۔ اسی دھوئیں سے دل کے سیاہ نقطے کی صورت قائم ہو گئی۔ معلوم ہے جس مقام پر دھواں مسلسل لگتا رہے، وہاں سیاہی پیدا ہو جاتی ہے۔ شاعر کے نزدیک دل کے نقطے یعنی سوید کی سیاہی آہ و فغاں کے اسی دھوئیں کا کرشمہ تھی، جو عشق کی پریشانی و آشفنگی میں مسلسل اٹھتا رہتا ہے۔ اسی صورت حال پر شاعر نے اپنا عام مشاہدہ چیلن کر دیا یعنی یہ کہ داغ کا اصل سرمایہ اور اس المال صرف دھواں ہوتا ہے کیونکہ جس جگہ دھواں مسلسل لگتا رہے وہ سیاہ ہو جاتا ہے۔